28 اکتوبر 2019ء

اسٹیٹ بینک نے پاکستانی معیشت کی کیفیت پر سالانہ رپورٹ جاری کردی

بینک دولت پاکستان نے مالی سال 2018-19ء میں پاکستانی معیشت کی کیفیت سے متعلق اپنی سالانہ رپورٹ آج جاری کردی ہے۔ رپورٹ کے مطابق جڑواں خساروں کے بحران سے نمٹنے کے لیے سال کے دوران کئی پالیسی اقدامات کیے گئے۔ خصوصاً، مارکیٹ کی مبادیات کے مطابق شرح مبادلہ میں ردوبدل، سرکاری شعبے کے ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی اور توانائی کی قیمتوں میں اضافے سے طلب کا دباؤ محدود کرنے میں مدد ملی، جو جاری کھاتے کے خسارے میں خوش آئند پیش رفت پر منتج ہوا۔ تاہم، اس عمل کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کے شعبے کو سکڑاؤ کا سامنا رہا اور مہنگائی بڑھی۔ اسٹیٹ بینک نے طلب سے نمٹنے اور مہنگائی کی توقعات کو روکنے کے لیے سخت مانیٹری پالیسی برقرار رکھی۔ اسٹیٹ بینک کی مانیٹری پالیسی کمیٹی (ایم پی سی) نے دورانِ سال تمام چھ فیصلوں میں پالیسی ریٹ میں اضافہ کیا جو مجموعی طور پر 575 بیسس پوائنٹس بڑھا۔

طلب کے دباؤ میں کمی کے ساتھ رسدی پہلو سے رکاوٹوں کے نتیجے میں سال کے دوران اقتصادی نمو سست ہوگئی۔ اگرچہ تمام شعبوں نے اس کارکردگی میں اپنا حصہ ڈالا تاہم زیادہ بڑی کمی اجناس پیدا کرنے والے شعبوں یعنی زراعت اور صنعت کی طرف سے ہوئی۔ جہاں تک زراعت کا تعلق ہے، پانی کی کمیابی کے علاوہ خام مال کی بلند قیمتوں نے اس شعبے کی پیداوار کو متاثر کیا۔

رپورٹ میں نشاندہی کی گئی ہے کہ درآمدات میں خاصی کمی اور دوست ممالک سے مالی رقوم کی آمد کی بلند سطح کے باوجود زرمبادلہ کے ذخائر کی مجموعی صورت حال دشوار رہی کیونکہ بیرونی واجبات اور جاری کھاتے کے خسارے کی فنانسنگ میں مشکلات کا سامنا تھا۔ لہٰذا، اس چیلنج کو پورا کرنے کے لیے پاکستان نے ادائیگی کے توازن میں معاونت کے لیے مالی سال 19ء کے خاتمے کے قریب آئی ایم ایف کے ساتھ ایک معاہدے پر دستخط کردیے۔

رپورٹ میں دیگر پیش رفتوں کا جائزہ بھی لیا گیا ہے جو مالی سال 19ء میں تشویش کا باعث بنی رہیں۔ مثلاً، ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی کے باوجود مجموعی مالیاتی خسارہ مالی سال 19ء میں تاریخی لحاظ سے بلند سطح پر پہنچ گیا، جس سے ملک کے ٹیکس نظام میں بنیادی ساختی خامیوں کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ دورانِ سال عمومی مہنگائی میں مسلسل اضافے پر رپورٹ میں توجہ دلائی گئی ہے۔ اگرچہ توانائی کی قیمتوں میں اضافے اور پاکستانی روپے کی قدر گرنے کے اثرات عوام کو منتقل کرنے سے پورے مالی سال 19ء کے دوران مہنگائی بڑھتی رہی، تاہم سال کی پہلی ششماہی کے دوران قیمتوں پر اضافے کے دباؤ کا جزوی سبب مالی سال 18ء سے طلب کی overhang کو بھی قرار دیا جاسکتا ہے۔ سالانہ رپورٹ میں وہ عوامل بھی اجاگر کیے گئے ہیں جو زیرِ جائزہ عرصے میں مالیت کے لحاظ سے برآمدات کی کارکردگی میں رکاوٹ بنے رہے۔

نیز، رپورٹ میں اس بات پر توجہ دلائی گئی ہے کہ ساختی نوعیت کے بعض عدم توازن کچھ عرصے سے بڑھ رہے ہیں، خاص طور پر جی ڈی پی میں ناقابلِ تبادلہ خدمات کے تناسب میں اضافہ (جس سے برآمدات میں اضافہ نہیں ہوتا) جس کے اثر سے اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کا تناسب گر رہا ہے۔ اس رپورٹ میں اُن ساختی اصلاحات پر توجہ دینے کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے جن کا مقصد پاکستانی مصنوعات کی مسابقت کی مسابقت بڑھانا ہے تاکہ بین الاقوامی

رجحانات اختیار کیے جائیں اور قابلِ برآمد خدمات کی طرف منتقل ہوا جائے۔ مستقبل میں پائیدار نمو حاصل کرنے کے لیے رپورٹ میں انسانی سرمائے اور پیداواریت میں بہتری لانے پر بھی زور دیا گیا ہے۔

اس کے علاوہ رپورٹ میں ایک خصوصی باب پاکستان میں سرمایہ کاری کو محدود کرنے والے عوامل پر بحث کے لیے مخصوص کیا گیا ہے، خاص طور پر وہ جو روایتی میکرو اکنامک عوامل کے علاوہ ہیں۔ اس باب میں اُن واجب التعمیل پالیسی، قانونی اور ادارہ جاتی رکاوٹوں کی نشان دہی کی گئی ہے جو سرمایہ کاریوں کے مکمل حصول کی ملکی صلاحیت کو تباہ کر رہی ہیں۔ اس باب میں سرمایہ کاروں کو درپیش وہ مشکلات بیان کی گئی ہیں جو تنازع کے تصفیے، پالیسی کی تائیدی کوششوں اور سرمایہ کاری کے برقرار رکھنے کی روایات کے سلسلے میں سامنے آتی ہیں، جبکہ ٹیکس جمع کرنے کی مشینری کی خامیوں کو اجاگر کیا گیا ہے۔ اس باب میں جاری پالیسی اصلاحات پر بھی بحث کی گئی ہے جن کا مقصد ملک میں سرمایہ کاری کا ماحول زیادہ معاون بنانا ہے جبکہ اُن عوامل پر زور دیا گیا ہے جو آگے چل کر پاکستان میں کم سرمایہ کاری کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے کلیدی اہمیت کے حامل ہوں گے۔

تفصیلی رپورٹ اسٹیٹ بینک کی ویب سائٹ پر دستیاب ہے:www.sbp.org.pk

****